تقبیل تفضیل ابہامین

حضور سید الکونین

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کے اسم گرامی لیتے وقت انگوٹھے

چوم کر آنکھوں پر لگانا سنت ہے

از فقیر محمد امیر شاہ قادری
یکہ توت پشاور

عظیم پبلشنگ ہاؤس خیبر بازار پشاور

تفضیل تقبیل ابہامین

حضور سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی

لیتے وقت انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا سنت ہے۔

(فقیر) محمد امیر شاہ قادری الگیلانی

یکہ توت پشاور

معنون

میں اپنی اس کوشش کو حقائق و معارف آگاہ

حضرت آقا سید شریف حسین صاحب شاکر بغدادی

سجادہ نشین درگاہ عالیہ قادریہ سید حسن بادشاہ صاحب رحمت اللہ علیہ

کے نام گرامی کے ساتھ معنون کرتا ہوں۔

(فقیر) سید محمد امیر قادری

یکہ توت پشاور ۱۹۵۸ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِط

آج کل امور مذہبی میں انتہائی بے احتیاطی اور لاپرواہی برتی جارہی ہے۔کتاب وسنت اور خصوصاً فقہ حنفی سے بے اعتنائی نے ہر ایک کو دین حقہ سے بیگانہ بنادیا ہے۔اسی غفلت کی وجہ سے حضور اکرم سید الکونین ﷺ کی شانِ اقدس ادب اور تعظیم کو مسلمان رفتہ رفتہ فراموش کرتا چلا جارہا ہے۔

ایسے علماء جو در حقیقت فقہ حنفی کے عملاً پیرو نہیں عوام کے سامنے تقلید کا لبادہ اوڑھ کر آتے ہیں تاکہ عوام کی سادہ لوحی سے ناجائز فائدہ اٹھائیں،انہوں نے اپنے عقائد باطلہ کی اشاعت کیلئے یہ وطیرہ اختیار کررکھا ہے کہ اپنے آپ کو متبعین فقہ حنفیہ ظاہر کرکے ہر امر مستحسن پر بدعت کا فتویٰ لگادیتے ہیں جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ حق اور باطل میں تمیز کرنا مشکل ہوگیا ہے۔عوام بیچارے ان کی چرب زبانی اور جبہ وعمامہ کو دیکھ کر فریب کھا جاتے ہیں۔

کون رہبر بن سکے جب خضر بہکانے لگے
ہوں مسیحا دشمن جاں پھر دوا کس کی کریں

اسی ضمن میں بیان کیا جاتا ہے کہ حضور اکرم،شفیع عالمیان،حامل لواء حمد،صاحب شفاعت کبریٰ احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام پاک کے لینے کے وقت اور خصوصاً اذان میں انگوٹھوں کا چومنا بدعتیوں کا کام ہے اور یہ بدعتیوں کی علامت یعنی نشانی ہے۔

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی

الغرض جو بھی شفیع المذنبین،رحمت للعالمین،خاتم النبیین،غریبوں اور بے نواؤں کے ملجاء وماویٰ،مالک ومختار ﷺ کی عزت کرتا ہے آپ کی عظمت وشان بیان کرتا ہے،آپکے علوم غیبیہ اور نورانیت کا تذکرہ کرتا ہے،آپ کے تصرفات،کمالات اور معجزات کا اظہار کرتا ہے اور آپ کے محامد ومحاسن بیان کرنا عین ایمان اور ذریعہ نجات سمجھتا ہے،وہ ایسے حق فروش علماء کے نزدیک بدعتی اور گمراہ کہلاتا ہے۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

اس جسارت پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔علم کا ڈھونگ رچا کر شاہد، بشیر، نذیر، رؤف اور رحیم رسول ﷺ کے ادب و تعظیم کا پاس نہ کرنا کہاں کی عقلمندی ہے۔

دام تزویر منہ چوں دگراں قراں را

فیا للعجب واحسرتا – یہ دور بھی آنا تھا کہ تو حید باری تعالیٰ عز اسمہ وجل مجدہ وعم نوالہ کی آڑ لے کر رسالتمآب دعاءِ خلیل و نوید مسیح ﷺ کی تنقیصِ شان کی جائے، بقول اقبال

بسے نادیدنی را دیدہ ام من

مرا اے کاش کہ مادر نزادے

مسئلہ مذکورہ کے متعلق آپ کی خدمت میں صرف چند فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی کتابوں سے حوالہ جات پیش کرتا ہوں تا کہ آپ خود بنظر انصاف فیصلہ فرماویں کہ آیا (استغفر اللہ) یہ مشاہیر علماء بدعتی ہیں یا اس قسم کی غلط اور بے بنیاد باتیں بیان کر کے سادہ لوح عوام کو امام اعظم رضی اللہ عنہ کی تقلید سے منحرف کرنے کی ناروا کوشش ہے۔

ردالمختار شرح درالمختار، شامی

(جلد اول، صفحہ ۲۷۹، مطبوعہ مصر)

"یستحب ان یقال عند سماع الاولیٰ من الشهادة "صلی الله علیک یا رسول الله" وعند الثانیة منها "قرة عینی بک یا رسول الله" ثم یقول اللهم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابهامین علی العینین فانه علیه السلام یکون قائد الیه الی الجنة کذافی کنز العباد —— الخ"

ترجمہ: پہلی شہادت کے سننے کے ساتھ ہی صلی اللہ علیک یا رسول اللہ کہنا اور دوسری شہادت کے وقت قرۃ عینی بک یا رسول اللہ کہنا مستحب ہے۔ پھر دونوں آنکھوں پر دونوں انگوٹھوں کے ناخن رکھنے کے بعد یہ کلمات کہنا چاہئیں اللھم متعنی باالسمع و

البصر کیونکہ حضور اکرم ﷺ ایسے شخص کیلئے جنت کے قائد بنیں گے۔

طحطاوی شرح مراقی الفلاح

(صفحہ ۱۱۱-۱۱۲، مطبوعہ مصر)

"ذکر القهستانی عن کنز العباد انه یستحب ان یقول عند السماع الاولی من الشهادتین للنبی صلّی الله علیه و سلم صلی الله علیک یا رسول الله و عند سماع الثانیة قرة عینی بک یا رسول الله، اللهم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ابها میه علی عینیه فانهٗ صلّی الله علیه وسلم یکون قائد اله فی الجنة (ذکره الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکرؓ الصدیق رضی الله عنه مرفوعًا من مسح العینین

فتاویٰ واحدی

(جلد اوّل، صفحہ ۷۵)

"وضع الابهامین علی العینین فی الاذان عند قوله اشهد ان محمدًا رسول الله سنة کذا فی المضمرات"

ترجمہ: اذان میں اشهد ان محمدًا رسول الله کے سننے پر دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو آنکھوں پر رکھنا سنت ہے۔

عبدالحلیم علی الدرر شرح الغرر

(جلد اوّل، صفحہ ۵۱، مطبوعہ مصر)

"حکی ان ابا بکر الصدیق رضی الله عنه استمع الا ذان قبل ظفر ابهامیه فمسح بهما عینیه قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم

لای شئی فعلت ھذا قال یتمنا باسمک الکریم قال علیہ السلام

احسنۃ فمن عمل بہٖ فقد امن الرمد انتہٰی"

ترجمہ: روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اذان سنی تو آپ نے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر اپنی دونوں آنکھوں پر لگایا۔ حضور ﷺ نے ان سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کے اسم مبارک سے برکت حاصل کرنے کیلئے۔ تو پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے بہت اچھا کیا، جس کسی نے ایسا کرلیا اس کی آنکھ دکھنے سے بچی رہے گی۔

فقہاء کرام رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے مندرجہ بالا ارشادات گرامی قدر سے ثابت ہوگیا کہ انگوٹھوں کا چومنا (حضور ﷺ کے اسمِ گرامی کے وقت اذان میں) مستحب اور باعث رفعت درجات عالیہ ہے۔

اب وہ حدیث لکھی جاتی ہے جس سے اس فعل کا استنباط ثابت ہوتا ہے۔ غیر مقلدین حضرات اس حدیث کے ضعف کو ثابت کرتے ہوئے نا قابل عمل ٹھہراتے ہیں۔ اس بارے میں علم اصول حدیث وفقہ کی روشنی میں ان کے اس مغالطہ کو جو وہ "ضعف" کے لفظ سے دیتے ہیں، حل کیا جاتا ہے تا کہ راہِ صواب نظر آجائے۔

فی کتاب الفردوس الدیلمی من قبل ظفری ابھامیہ عند سماع اشھد ان محمدًا رسول اللہ فی الاذان انا قائدہ و مدخلہ فی صفوف الجنۃ

ترجمہ: فردوس دیلمی میں ہے کہ جس نے اذان کے کلمہ شہادت ثانیہ سننے پر دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوما۔ میں اس کو جنت کی صفوں میں داخل کرنے والا بنوں گا اور اس کا قائد ہوں گا۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں حضرت ملا علی قاری رحمہ الباری فرماتے ہیں:

"وَاجمعُوا علٰی جواز العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال"

ترجمہ: فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔

اسی پر اجماع ہے بلکہ ارباب کمال کے نزدیک یہ عمل مستحب ہے جیسا کہ فقہاء کرام کی

ان عبارتوں سے ثابت ہوتا ہے جو کہ شروع میں درج کردی گئی ہیں۔

حضرت علامہ ملا علی قاری رحمہ الباری ایک رسالہ میں تحریر فرماتے ہیں:

"بل یستحب کما صرح به ارباب الکمال منهم سیدنا العلامة علی ابن سلطان القاری قال فی رسالة له عملها فی فضائل النصف من شعبان جهاله بعض الرواه لا یقتضی کون الحدیث موضوعًا و کذا انکارة الالفاظ فینبغی ان یحکم علیه بانه ضعیفا ثم یعمل بالضعیف فی فضائل الا عمال"

ترجمہ: حضرت علامہ قاری نے یہ رسالہ شب قدر کی فضیلت میں لکھا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اگر کسی حدیث کے راوی ناشناسا ہوں یا الفاظ ایسے ہوں کہ ان سے محدث کو نا آشنائی ہو تو اس پر موضوع ہونے کا فتویٰ نہیں لگایا جا سکتا اور نہ ہی اس کو محض اس بنا پر ضعیف کہا جا سکتا ہے اور پھر فضائل اعمال میں تو ضعیف پر عمل کیا جاتا ہے۔

حرز ثمین شرح حصن حصین میں ہے

"قد اتفق الحفاظ و لفظ الاربعین قد اتفق العلماء علٰی جواز العمل به فی فضائل الاعمال بالاتفاق"

ترجمہ: تمام حفاظ حدیث اور اربعین کے الفاظ میں تمام علماء حدیث کا اس پر اجماع ہے کہ ضعیف حدیث پر فضائل اعمال میں عمل کرنا بھی ضروری۔

اور واجب ہے اس کا فلسفہ مندرجہ ذیل ہے:

"لانه ان کان صحیحا فی نفس الا مر فقد اعطٰی حقه من العمل والالم یترتب علی العمل به مفسدة تحلیل ولا تحریم ولا ضیاع حق لغیره " (کتاب فتح المبین شرح اربعین)

ترجمہ: اگر حدیث نفس امر میں صحیح ہے تو عمل کرنے کیلئے اس نے اپنا حق ادا کردیا اور اگر یہ صحیح

نہیں ہے تو حقیقت یہ ہے کہ اس پر عمل کرنے سے نہ شرعی تحلیل میں کوئی فساد اور نہ کسی تحریم کا ارتکاب اور نہ کسی کے حق کو ضائع کرنا ثابت ہوتا ہے کیونکہ فضائل اعمال کے بارے میں ہے۔

اگر اس مسئلہ کو ٹھنڈے دل سے سوچا جائے اور اس پر پورا غور و خوض کیا جائے تو صاف طور پر عیاں ہو جاتا ہے کہ اس فعل کو بدعت قرار دینے سے محض حضور اکرم ﷺ کی شانِ اقدس کو کم کرنا ہے، توحید کے پردہ میں رسالت کی توقیر سے انکار ہے۔

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا اور زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

یہی مولوی جو اس بابرکت فعل کو بدعت قرار دیتے ہیں خود ایسی حدیثوں پر عمل کرتے ہیں جو کہ تمام حفاظ و علماء حدیث کے مذہب کے مطابق ضعیف ہیں اور ان کے ضعف پر اجماع ہے جیسے مسح رقبہ، یہ اس پر تو عمل کرنا مستحب چھوڑ کر سنت تک پہنچا دیا گیا حالانکہ یہ ضعیف حدیث سے ثابت ہے۔ وضو کے بعد آبِ وضو کو مندیل سے خشک کرنا بھی اسی قبیل سے ہے، ایک ضعیف کو جواز اور استحباب کیلئے حجت قرار دے کر دوسری کو ضعیف مان کر اس کیلئے بدعت ثابت کرنا ترجیح بلا مرجح ہے۔

حضرت علامہ مولانا مولوی وصی احمد صاحب فرماتے ہیں:

"قد ابتلی بهذا کثیر من الوهابیة الذین ضل سعیهم فی الحیٰوة الدنیا و هم یحسبون انهم یحسنون صنعا واستز لهم الشیطان فلم یروا معروفا فیه تعظیم من امرنا الله تعالٰی بتعظیمهٖ و توقیره الا جعلوه منکرا و امراً مبتدعاً و تمسکوا بهٖ فی منع تقبیل الابهامین عند سماع اسمه الشریف فی الشهادتین الاخیرتین و غالطوا به المبتدین من طلبة العلم منا اهل السنة والجماعة الخ"

ترجمہ: بہت سے وہابی اس ٹکڑے کے مفہوم سے یعنی انہ لم یصح فی المرفوع منہ شیئی دھوکا کھا گئے ہیں اور وہ ایسے لوگ ہیں جن کے حال پر یہ آیت قرآنی سچی اتری ہے کہ ان کی کوشش اور سعی اس دنیا میں کھوگئی اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔ اوران کو شیطان نے دھوکہ دیا ہے اور ایسا ڈگمگا دیا ہے کہ جس نیک کام کا ہم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا ہے اور وہ حضور ﷺ کی بلند مرتبی اور علو شان کے متعلق ہے اور اسی کو بدعت اور گمراہی ٹھہرا دیا۔ نیز مسئلہ تقبیل ابھامین کو بھی اسی طرح بدعت قرار دیدیا، اذان میں آخری شہادتین پر حضور ﷺ کے اسم گرامی کو سن کر انگوٹھوں کو چومتے ہوئے آنکھوں پر رکھ لینا ان کے نزدیک بدعت ہے اور انہوں نے اہلسنت والجماعت کے بہت سے مبتدی طالب علموں کو مغالطہ میں ڈال دیا ہے ــــــ الخ

صوبہ سرحد کے گیارہویں صدی ہجری کے علامہ اجل، فاضل اکمل، عالم قرآن وسنت، مناظر اسلام حضرت اخوند درویزہ پشاوری رحمۃ اللہ علیہ ''ارشاد الطالبین'' صفحہ ۳۹۴ پر تحریر فرماتے ہیں

''چوں اشہدان محمدا رسول اللہ گوید سامع ہر دو انگشت ابہام رابر دو چشم نہد، یعنی ناخن ایشاں دیدہ بردارد و بداں ناخن نظر کند، حق تعالیٰ چار ہزار گناہ کبیرہ او عفو کند، و در قرآن خوانی مسطور است کہ انگشت نہادن سنت است ترک نمی توان کرد، وہر کہ بجائے آرد در عرصہ عرصات حضرت رسالت پناہ (ﷺ) اورا چناں طلب کند کہ کسے گمشدۂ خود را بر طلبد''

حضرت علامہ بالفضل اولیٰ مولانا مولوی مرید محی الدین نوشہروی خلیفہ مجاز حضرت شیخ المسلمین رئیس المجاہدین حقائق معارف آگاہ جناب عبدالغفور صاحب المعروف سوات باباجی صاحب نوراللہ مرقدہ نے باقاعدہ علماء حرمین وہندوستان سے ۱۲۸۰ھ میں مسئلہ مذکورہ پر فتویٰ طلب کیا، چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:

''تحقیق اس مسئلہ کی یہ ہے کہ انگوٹھوں کا چومنا اور آنکھوں پر رکھنا وقت اذان کہنے کے جب مؤذن کہے اشھد ان محمد رسول اللہ پس صلی اللہ علیک

یا رسول اللہ قرۃ عینی بک یا رسول اللہ کہنا اور چومنا انگوٹھوں کا اور آنکھ پر رکھنا صحیح اور درست ہے اکثر فقہاء نے مستحب لکھا ہے، بعض علماء کے نزدیک سنت ہے اور طحطاوی علیٰ مراقی الفلاح میں ہے کہ حدیث مسند دیلمی سے ثابت ہے اور فعل امیر المومنین ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے ثابت کیا ہے اور مرفوع لکھا ہے"۔

اور اس وجہ سے شیخ محمد عابد سندھی مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے **طوالع الانوار محشی در المختار** میں تحریر کیا ہے اور مولانا علی القاری نے موضوعات کبیر میں لکھا ہے۔ حدیث تقبیل الابہامین وضع علی العینین مسند دیلمی سے ثابت ہے اور سخاوی نے لکھا ہے کہ حدیث صحیح نہیں اور مرفوع ہونا فعل امیر المومنین سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کا ثابت کیا ہے۔ اور کہا ہے پس کافی ہے ہم کو عمل کرنا بفعل جناب امیر المومنین سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنت خلفاء راشدین کی میری سنت ہے۔۔۔۔الخ۔ یہ مسئلہ اکثر کتابوں میں ہے (رد المختار) طحطاوی علیٰ مراقی الفلاح، کنز العباد، جمل الحدیث طوالع الانوار شرح در المختار، مضمرات، صلوۃ مسعودی، فتاوی غرائب، جامع میر سید شریف، خالصۃ الحقائق مفتاح الجنان، خزانۃ الروایات، جامع الرموز تفسیر روح البیان مسند فردوس ارشاد الطالبین، مفتاح السعادۃ شرح مختصر میر سید علی ہمدانی، جامع المضمرات، شرح وقایہ، شرح اربعین، صحیح الترمذی، موضوعات کبیر، سنن ابی داؤد، شرح حصن حصین (رسالہ ثبوت شفاعۃ سید المرسلین، صفحہ ۹۱)۔

تیسرے مسئلہ کا جواب: اگر ان علماء کرام کے ارشادات کے بعد بھی کوئی شخص اپنی ہٹ دھرمی اور ضد پر قائم رہ کر نہ مانے تو اللہ تعالیٰ اس کو راہ صواب نصیب فرماوے۔

انجیل برنابا

(مطبوعہ مصر مترجمہ دکتور خلیل سعادۃ مقدمہ و ناشرہ،
السید محمد رضا رشید منشی مجلۃ المنار مصر فصل تاسع و ثلاثون باب ۳۹، صفحہ ۶۰-۶۱)

علاوہ ازیں یہ مسئلہ انجیل مقدس میں بھی ہے۔ چنانچہ انجیل برنابا جو بالکل صحیح و درست اور کتاب اللہ قرآن کریم کے موافق و مطابق انجیل ہے اس میں سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانی یوں ارشاد ہے کہ

"(۱۴) فلما انتصب آدم علی قدمیه رأی فی الهواء کتابة تتائق کالشَّمس لنصّها لا اله الاّ اللّٰه محمد رسول اللّٰه ۔ (۱۵) ففتح حینئذ آدم فاه وقال أشكرت ایها الرب الهی لانک تفضلت فخلقتنی۔ (۱٦) ولکن أضرع الیک ان تنبأ فی ما معنی هذا لکلمات "محمد رسول اللّٰه"۔ (۱۷) فاجاب اللّٰه مرحبا بک یا عبدی آدم ۔ (۱۸) و انی اقول لک انک اوّل انسان خلقت۔ (۱۹) و هذا الذی رأیته انما هو ابنک الذی سیأتی الی العالم بعد الآن بسنین عدیدة ۔ (۲۰) و سیکون رسولی الذی لا جله خلقت کلّ الا شیاء۔ (۲۱) الذی متی جاء سیعطی نوراً للعالم ۔ (۲۲) الذی کانت نفسه موضوعة فی بهاء سماوی ستین ألف سنة قبل أن اخلق شیئا۔ (۲۳) فضرع آدم الی اللّٰه قائلا یا ربّ هبنی هذه الکتابة علی اظفار اصابع یدی۔ (۲۴) فمنح اللّٰه الانسان الاوّل تلک الکتابة علی ابهامیه علی ظفر ابهام الید الیمنٰی مانصّه لا اله الا اللّٰه۔ (۲٦) و علی ظفر ابهام الید الیسری مانصّه محمد رسول اللّٰه۔ (۲۷) فقبل الانسان الاول بحنوا بوی هذه الکلمات۔ (۲۸) و مسح عینیه و قال بورک ذلک الیوم الّذی ستأتی فیه الی العالم"

ترجمہ: (۱۴) جسم اطہر میں روح داخل ہونے کے بعد جب حضرت آدم (علیہ وعلیٰ نبینا السلام

والصلوٰۃ) اپنے دونوں قدموں کے بل کھڑے ہوگئے تو انہوں نے فضا میں ایک تحریر دیکھی جو کہ سورج کی مانند چمکتی تھی اور اس کی عبارت یہ تھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ (۱۵) اس وقت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا منہ حمد کیلئے کھولا اور کہا "اے میرے رب میں تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ اے میرے معبود تو نے عین نوازش کی اور مجھے پیدا کیا" (۱۶) اور البتہ اے مالک انس و جان و رازقِ کون و مکان میں نہایت عاجزی سے تیری خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ تحریر میں جو یہ کلمات ہیں (محمد ﷺ رسول اللہ) انکا کیا مطلب ہے۔ (۱۷) اللہ تعالیٰ نے جواب دیا میرے بندے آدم تو نے جو میری ثنا کی ہے اس پر تجھے مرحبا کہتا ہوں۔ (۱۸) اور میں تجھے یہ بتلا دیتا ہوں کہ تو سب سے پہلا انسان ہے جو پیدا کیا گیا ہے۔ (۱۹) اور یہ جس کو تو نے دیکھا ہے یہ تیرا مولود مسعود ہے جو کہ آج سے لے کر کئی سال تیرے بعد دنیا میں ظہور پذیر ہوگا۔ (۲۰) وہ پھر میرا پیغمبر اور رسول ہوگا، ایسا رسول کہ جسکی خاطر میں نے ہر ایک چیز پیدا کی۔ (۲۱) وہ ایسی برگزیدہ ہستی ہے کہ جب وہ تشریف لائے گا تو تمام عالم کو اپنے نور سے منور کرے گا۔ (۲۲) وہ میرا ایسا رسول ہے کہ جس کا نور ایک آسمانی قندیل میں دنیا کے پیدا کرنے سے ۶۰ ہزار سال پہلے موجود تھا۔ (۲۳) پھر آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت ہی عاجزی سے درخواست کی کہ اے مولا یہ تحریر میرے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخنوں پر ثبت فرمادے۔ (۲۴) پھر اللہ تعالیٰ نے دنیا کے سب سے پہلے انسان یعنی آدم کو یہ تحریر دیدی۔ (۲۵) اور وہ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں پر آ گئی۔ لا الہ الا اللہ کے کلمات دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر ثبت ہوگئے۔ (۲۶) اور محمد رسول اللہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر لکھا گیا۔ (۲۷) پس حضرت آدم نے دونوں انگوٹھوں کو اس جگہ سے چوم لیا۔ جہاں دونوں طرف فرداً فرداً یہ کلمات لکھے ہوئے تھے۔ (۲۸) اور اپنی آنکھوں پر چومنے کے بعد دونوں انگوٹھوں کو مل لیا اور کہا وہ دن برکت دیا گیا جس دن اے میرے بیٹے تو دنیا میں جلوہ گر ہوگا۔

تصدیقاتِ علمائے کرام

حضرت علامہ امام اہلسنّت والجماعت

مولانا مولوی ابوالحسنات سید محمد احمد صاحب قادری

(صدر مرکزی جمعیت العلماءپاکستان لاہور)

فاضلِ دبیر سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی زیب سجادہ درگاہ عالیہ قادریہ سید حسن صاحب پشاوری نے جونفیس تحقیق فرمائی ہے اس کے بعد اب کسی مزید تحقیق انیق کی حاجت نہیں۔اس مبحث پر اعلیٰحضرت قدس سرہ مجدد ماۃ حاضرہ نے نورالعین فی تقبیل الابہامین میں اس کا مستحسن ہونا ثابت فرمایا ہے۔تقبیل ابہامین کوسوائے نجدیہ جماعت کے سب نے مستحسن لکھا ہے۔۔۔۔

جزاہ اللہ احسن الجزا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت علامہ قاضی سرحد مولانا

مولوی قاضی حبیب اللہ صاحب بڈھنی

خطیب جامع مسجد سبزی منڈی پشاور

الجیب مصیب۔قاضی حبیب اللہ بڈھنی۔۔۔۔بقلم خود

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فخر سادات پشاور، عمدۃ الفضلاء عالم قرآن وسنت حضرت

علامہ سید مفتی مبارک شاہ صاحب گیلانی

(خطیب ضلع پشاور فاضل دیوبند)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

حامدًا و مصلیًا ـــ اما بعد میں نے برادر عزیز فخر سادات پشاور، مولانا سید محمد امیر شاہ سجادہ نشین سلمہ اللہ عن الشرور والآفات کا تصنیف کردہ رسالہ تقبیل الابہامین عند الشہادتین الاخرین غور سے دیکھا جسے مکمل طور پر اہلسنت والجماعت کے مسلک کے مطابق پایا۔

بلا شبہ اذان خطبہ و دیگر موقعوں پر شہادتوں میں سید الکونین آقائے دو عالم فداہ آبا ئنا و اُمّہا تنا ﷺ کے اسم شریف کے سننے کے ساتھ فوراً دونوں انگوٹھوں کو بوسہ دیکر آنکھوں پر لگانا باعث ثواب اور اجر عظیم ہے جیسا کہ آثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اور سلف صالحین رحمت اللہ علیہم کے تعامل سے صاف ظاہر ہے۔

فاضل مصنف نے اس مقصد کی وضاحت میں جس سلیس اور عام فہم انداز میں آئمہ دین کے جن مستند ترین فتاوی کے تفصیلی حوالے پیش فرمائے وہ یقیناً لائق صد تحسین اور مبارکباد ہیں اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ـــ اللّٰھم زد فزد

میرا اپنی علمی بے بضاعتی کے باوجود جرأتمندانہ دعویٰ ہے کہ اس مقدس موضوع پر موجودہ متضاد ماحول میں اس سے بڑھ کر جامع اور مستند تحریر کوئی نہ ہوگی۔ یہ رسالہ اگر متلاشیانِ حق و صداقت اور پروانہ ہائے شمع رسالت کیلئے باعث سعادت وہدایت ہوگا۔ تو ساتھ ہی دوسری طرف اُن تمام علم وعرفان کے فرضی دعویداروں کیلئے (جو عشقِ محمدی اور محبت نبوی ﷺ کے اظہار کی ہر ادا اور شیفتگی کے ہر عمل پر فطرتِ ثانیہ سے مجبور ہو کر بدعت سیئہ کا ناپاک اور منحوس لیبل چسپاں کر بیٹھتے ہیں اور اسی طریقہ سے سادہ لوح اور نیک لوگوں کو شب و روز ورغلانے میں مصروف رہنے ہی کو حقیقی توحید اور ایمان کی روح سمجھے ہوئے ہیں) یقیناً اور لا محالا صاعقہ آسمانی سے کسی طرح بھی کم نہ ہوگا۔

كما قال علامه وصی احمد رحمۃ اللہ علیہ فی التعلیق ابهی قد المّر
بهذا كثير من الوهابية الّذين ضل سعيهم فی الحيوٰة الدنيا و
يحسبون انهم يحسنون صنعا و استزلهم الشيطان فلم يروا
معروفا فيه تعظيم من امرنا الله تعالٰی بتعظيمه و توقيره الا جعلوه
منكرا و امرًا مبتدعًا و تمسكوا به فی منع تقبيل الابهامين عند
سماع اسمه الشريف فی الشهادتين الاخيرتين و غالطوا به
المبتدين من طلبة العلم منا اهل السنة والجماعة(التعلیق الجلی ص ۲۱۶)

رب العزت ہم سب کو اپنی مرضیات کی توفیق عطا فرمائے سلفِ صالحین اور آئمہ مجتہدین رحمہم اللہ علیہم کے نقشِ قدم پر چلنے اور ثابت قدم رہنے کی استقامت بخشے۔

اَللّٰهم ارنا الحق حقاً و ارزقنا اتباعه و ارنا الباطل باطلاً و ارزقنا اجتنابه
امين يا رب العلمين برحمتك يا ارحم الراحمين

مورخہ کیم اگست ۱۹۵۸ء

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صدر المدرسین حضرت مولانا عبدالحمید صاحب

المعروف ہرات مولانا صاحب پشاور

الجیب مصیب فقولہ حق —(مولانا) عبدالحمید المعروف ہرات ملا صاحب بقلم خود

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جناب مولانا فضل حق صاحب امام مسجد کالا خان پشاور

"اس رسالہ میں جو تحقیق کی گئی ہے صحیح اور درست ہے" ۔فضل حق بقلم خود

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت استاذِ محترم گرامی قدر شیخ المفسرین والمحدثین مولانا

عبدالمنان صاحب گولڑوی (مدرس علوم عربیہ پشاور)

سبحان اللہ و بحمدہٖ والصلوٰۃ و السلام علٰی حبیبہ میں نے یہ رسالہ تقبیل ابہامین دیکھا۔ رسالہ اپنی نوعیت میں منفرد ہے نہایت مختصر اور جامع ہے، مؤلف نے یہ رسالہ لکھ کر اسلامی خدمت کا حق اپنے خاندان کی طرف سے جو فرض تھا ادا کر دیا۔

تقبیل ابہامین کا مسئلہ قرونِ اولیٰ سے معمول بہ رہا ہے، ہمیشہ اسلاف وصوفیاء کرتے آئے ہیں، مستحب بلکہ سنت ہے۔ حضور کے ساتھ حب قلبی سے تعلق رکھتا ہے چنانچہ حضرت صدیق اکبر ﷺ جو عاشق زار تھا اپنے محبوب کا نام موذن سے سنا تو بے تحاشہ بغیر خیالِ جواز و عدم جواز کے انگلیوں کو چوما اور آنکھوں پر رکھ لیا تو محبوب نے بھی جب اپنے عاشق کی اس والہانہ حرکت کو دیکھا تو انہیں ان کی یہ ادا بہت پسند آئی اور فرمایا کہ جو شخص ایسا کرے گا جس طرح میرے دوست نے کیا ہے اس کیلئے میری شفاعت حلال ہے۔ اس کو محبت کہتے ہیں اور محبت کا ثمرہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ اسی روایت کو دیلمی نے فردوس میں روایت کیا ہے اور جس کو علامہ محقق ملا علی قاری نے موضوعاتِ کبیر صفحہ ۶۴ میں نقل کیا ہے، جس کے الفاظ ہیں:

"حدیث مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلھما عند سماع قول الموذن اشھد ان محمد رسول اللہ مع قولہٖ اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ رضیت باللہ ربًا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیًا (صلی اللہ علیہ و الہ وسلم) اذکرہ الدیلمی فی الفردوس فی حدیث ابی بکر الصدیق ﷺ ان النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال من فعل ذالک فقد حلت علیہ شفاعتی قال السخاوی لا یصح

ترجمہ: اذان کے وقت جب موذن اشھد ان محمدا رسول اللہ کہے یا اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ کہا جائے تو دونوں انگوٹھوں کے پوروں کو چوم کر آنکھوں پر ملا

جائے اور ساتھ یہ کلمات کہے جائیں رضیت باللہ ربًا وبالاسلام دینًا وبحمدٍ نبیًا ۔ اس حدیث کو دیلمی نے فردوس میں بحوالہ ابو بکر صدیق نقل کیا ہے اور حضور ﷺ نے اس فعل پر ارشاد فرمایا کہ جس نے ایسا فعل کیا اس پر میری شفاعت واجب ہوئی۔ سخاوی نے کہا کہ یہ حدیث پایہ صحت کو نہیں پہنچی۔

اس پر علامہ محقق علی قاری فرماتے ہیں:

قلت و اذا ثبت رفعه علی الصدیق فیکفی العمل

بہٖ لقولہٖ علیه السلام علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین

علامہ علی قاری جیسے محقق کا کہنا اذا ثبت رفعه علی الصدیق فیکفی العمل بہٖ یعنی جب حدیث حضرت صدیق اکبر تک پہنچ گئی تو اس پر عمل کرنے کیلئے یہی کافی ہے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم میری سنت کو مضبوط پکڑو اور خلفاء راشدین کی سنت کو۔ تو یہ خلفاء راشدین ہی سے ایک ابو بکر صدیق کی سنت ہوئی اسلئے ضرور قابل عمل ہے۔

اس حدیث کو صاحبِ رسالہ المقاصد الحسنه فی الا حادیث الدائرہ علی السنه نے اس طرح روایت کیا ہے۔

"حدیث مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلهما عند سماع قول المؤذن اشهد ان محمدا رسول الله یعنی قوله اشهد ان محمدا عبده و رسوله رضیت بالله ربًا— و بالاسلامِ دینًا— و بمحمد صلی الله تعالٰی علیه و اٰلهٖ وسلم نبیا۔ ذکره الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رضی الله عنه انه کما سمع قول المؤذن اشهد ان محمدا رسول الله قال هذا و قبّل باطن الا نملتین السبابتین و مسح عینین فقال صلی الله علیه وسلم من فعل مثل خلیلی فقد حلت شفاعتی ولا یصح"

اس حدیث میں صاف بتادیا ہے کہ حضور ﷺ کے سامنے حضرت صدیق اکبر نے کلمہ

شہادت ثانیہ سن کر انگلی پر پوروں کو چوما اور آنکھوں پر لگایا تو اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس طرح کرے گا جس طرح میرے خلیل نے کیا ہے تو اس کیلئے میری شفاعت حلال ہو جائے گی، اس سے بڑھ کر اور ثبوت کیا ہو سکتا ہے۔

آگے اسی رسالہ میں امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے:

"و روی عن الفقیه محمد بن سعید الخولانی قال اخبرنی الفقیه العالم ابو الحسن علی بن محمد بن حدید الحسینی اخبرنی الفقیه الذاهد البلالی عن الحسن علیه السلام انه قال حین یسمع المؤذن یقول اشهدان محمد رسول الله مرحبًا بحبیبی و قرة عینی محمد بن عبدالله صلی الله تعالٰی علیه و اٰله وسلم و یقبل ابهامیه و یجعلهما علٰی عینیه لم یعم و لم یرمد

ان روایات سے صاف ثابت ہے کہ یہ طریقہ مسنونہ سلفاً عن خلف جاری ہے۔ نیا نہیں ہے کہ بدعت کہا جائے اب رہا علامہ سخاوی کا کہنا لا یصح ۔ تو اس کو فاضل مؤلف نے واضح کر دیا ہے کہ لا یصح کا یہ مطلب نہیں کہ حدیث قابل عمل نہیں بلکہ یہ روایت حدیث کے اعلٰی پایہ کی نہیں، اس سے کم ہے۔ حسن ہو گی غایت مافی الباب ضعیف ہو گی۔ بہر حال موضوع نہیں ہے اور علامہ محقق علی قاری نے موضوعات میں لکھا ہے۔ ان الحدیث الضعیف یعمل به فی فضائل الاعمال اتفاقاً ثابت ہو گیا کہ حدیث ضرور ہے اگر ضعیف بھی ہے پھر بھی قابل عمل ہے۔ یہ رسالہ اہل بصیرت کیلئے مشعلِ راہ اور کور باطن کیلئے جانکاہ ہے۔ فللّٰہ الحمد اللہ تعالٰی فاضل مؤلف کو دینی خدمت کیلئے عمر دراز بخشے اور ظاہری و باطنی ترقی درجات نصیب کرے اور ہمت و توفیق مزید در مزید عطا فرماوے۔

آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت مولانا مولوی سید نظام الدین صاحب

المعروف قندھار ملا صاحب (امام مسجد روح اللہ خان بھانہ ماڑی پشاور)

دربارہ تقبیل ابہامین محترم سید محمد امیر شاہ تحقیق کردہ است حق وصواب است

سید نظام الدین بقلم خود

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت مولانا مولوی فضل الرحمان صاحب

(خطیب مسجد قوت الاسلام، پشاور)

میرے محترم سید محمد امیر شاہ صاحب سجادہ نشین درگاہ عالیہ قادریہ سید حسن رحمۃ اللہ علیہ نے انگوٹھوں کے چومنے کے متعلق جو تحریر کیا ہے نہایت ہی صحیح ہے۔ آج اہلسنت والجماعت کا نام لیکر لوگوں کو گمراہ کرنے کی جو کوشش کی جارہی ہے اس رسالہ میں اس کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ آج ضرورت ہے کہ اسی قسم کے پمفلٹ عقائد حقہ اہلسنت پر لکھے جائیں اور تقسیم کئے جائیں۔

اللہ تبارک وتعالی میرے محترم کی اس کوشش کو اپنے حبیب اکرم ﷺ کے صدقہ میں قبول فرماوے —— آمین ثم آمین!

مولوی فضل الرحمان بقلم خود

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت مولانا مولوی فضل صمدانی صاحب

(صدر جمعیت العلماء احناف موضع بابڑہ چارسدہ ضلع پشاور)

"قال فی التفسیر روح البیان المجلد السابع المصری ص ۲۲۸

فی تفسیر الجزء الثانی و العشرون سورہ احزاب فی ذیل قولہ

تعالٰی۔

قل الحمد للّٰہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفٰی الآیة قال القہستانی فی شرحہ الکبیر نقلا عن کنز العباد اعلم انہ یستحب ان یقال عند سماع الاولٰی من الشہادة صلی اللّٰہ علیک یا رسول اللّٰہ وعند سماع الثانیة قرّة عینی بک یا رسول اللّٰہ ثم یقال اللھم متعنی بالسمع و البصر بعد وضع ظفر الابہامین علی العینین فانہ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہ وسلّم یکون قائدا لہ الی الجنة

انتہٰی قال بعضہم

پشت ابہامین بر چشم مالید وایں دعا بخواند اللھم متعنی الخ ودر صلٰوت نجمی فرمودہ کہ ناخن ہر دو ابہام را بر چشم نہد بطریقہ وضع نہ بطریقہ مد در محیط نیز آوردہ واگر گوید کہ ایں حدیث ضعیف است میگویم کہ عمل بر حدیث ضعیف در فضائل اعمال جائز است برای محبت رسول اللّٰہ ﷺ۔ما فقیر رسالۂ سید امیر شاہ مطالعہ کردیم، دریں باب نہایت مفید وصحیح است ودلائل ما یاں برآں قوی است۔

ترجمہ: تفسیر روح البیان پ۲۲ احزاب ج۷ طبع مصری ص ۲۲۸ میں درج ہے کہ قہستانی نے اپنی شرح کبیر میں کنزالعباد سے نقل کرتے ہوئے فرمایا، جان لو کہ تحقیق یہ مستحب ہے کہ پہلی شہادت سننے پر صلی اللّٰہ علیک یا رسول اللّٰہ کہا جائے اور دوسری کے سماع کے وقت قرة عینی بک یا رسول اللّٰہ کہا جائے پھر دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو آنکھوں پر رکھنے کے بعد الھم متعنی بالسمع و البصر کہا جائے تو تحقیق حضور ﷺ جنت کی طرف اس کے رہنما ہوں گے انتہی بعضوں نے فرمایا کہ انگوٹھوں کی پشت آنکھوں پر ملتے ہوئے یہ دعا پڑھے کہ:

الھم متعنی الخ اور صلٰوت نجمی میں فرمایا کہ ہر دو انگوٹھوں کے ناخنوں کو وضع کے

طریقہ کے ساتھ آنکھوں پر رکھے نہ کہ لمبائی کے طریق پر رکھے۔ محیط میں یہ بھی لایا گیا کہ اور اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت کیلئے فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل جائز ہے۔

مجھ فقیر نے سید امیر شاہ کے رسالہ کا مطالعہ کیا، اس باب میں نہایت مفید و صحیح ہے اور ہماری رائے اس پر قوی ہے۔